

استفتاء

- 1----- فجر کی جماعت کھڑی ہو جائے تو اس دوران سنتیں پڑھنے کا کیا حکم ہے؟
- 2----- اگر کسی شخص کی فجر کی سنتیں فرضوں سے پہلے رہ جائیں تو کیا وہ فرض کے متصل بعد پڑھ سکتا ہے؟
- 3----- دوران جماعت سنتیں صف کے کنارے پر کھڑے ہو کر پڑھنا درست ہے یا گھر سے پڑھ کر آنی چاہیں؟

مستفتی: نجم الدین

03072422326



حالت

الجواب بعون الملک الوہاب

1----- اگر جماعت کھڑی ہو تو ایسے شخص کے لیے جس نے ابھی تک فجر کی سنت نہیں پڑھی اور اسے تہجد میں

امام سے ملنے کا یقین یا ظن غالب ہے، الگ جگہ پر سنت ادا کر لینا بہتر ہے اور اگر جماعت کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہونا ضروری ہے۔

الدر المختار (56/2)

(وإذا خاف فوت) ركعتي (الفجر) لا اشتغاله بستانه (كها) لكون الجماعة أكمل (وإلا) بأن رجاء إدراك ركعتي في ظاهر المذهب. وقيل التشهد واعتمده المصنف والشربلالي تبعاً للبحر.

الشامية (56/2)

(قوله لكن ضعفته في النهج) حدث قال إنه تخريج على رأي ضعيف. قلت: لكن قواه في فتح القدير بما سيأتي، من أن أدرك ركعة من الظهر مثلاً فقد أدرك فضل الجماعة وأحرز ثوابها كما نص عليه محمد وفاقاً لصاحبه، وكذا لو أدرك التشهد يكون مدر كالفصيلتها على قولهم. قال: وهذا يعكس على ما قيل إنه لو رجاء إدراك التشهد لا يأتي بسنة الفجر على قول محمد. والحق خلافه لنص محمد على ما يناقضه اهـ أي لأن المدار هنا على إدراك فضل الجماعة، وقد اتفقوا على إدراك التشهد، فيأتي بالسنة اتفاقاً كما أوضحه في الشربلالية أيضاً، وأقره في شرح النية وشرح نظم الكنز وحاشية الدرر لنوح أفندي وشرحها للشيخ إسماعيل ونحوه في القهستاني وجزم به الشارح في مواقيت الصلاة.

2----- فجر کی سنتیں تہجد میں تو فرضوں کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پڑھنا جائز نہیں، البتہ طلوع آفتاب

اور مکروہ وقت ختم ہونے کے بعد زوال سے پہلے فجر کی سنتیں ادا کر لینا بہتر ہے، (حسن الفتاویٰ، 3، ص 477)

الشامية (57/2)

(قوله ولا يقضيها إلا بطريق التبعية إلخ) أي لا يقضي سنة الفجر إلا إذا فاتت مع الفجر فيقضيتها تبعاً لقضائه لو قبل الزوال؛ وما إذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالإجماع، لكرهية النفل بعد الصبح. وأما بعد طلوع الشمس فكذلك عندهما. وقال محمد: أحب إلي أن يقضيها إلى الزوال كما في الدرر. وقيل هذا قريب من الاتفاق لأن قوله أحب إلي دليل على أنه لو لم يفعل لا لوم عليه. وقالوا: لا يقضي، وإن قضى فلا بأس به، كذا في الحيازية، ومنهم من حقق الخلاف وقال الخلاف في أنه لو قضى كان نفلاً مبتدأ أو سنة، كذا في العناية يعني نفلاً عند عماسنة عنده كما ذكره في الكافي إسماعيل.

3۔۔۔۔۔ سنن و نوافل میں افضل یہ ہے کہ گھر میں ادا کیے جائیں، البتہ اگر مسجد میں ادا کریں تو فرض نماز کی جماعت شروع ہونے سے پہلے کسی بھی جگہ ادا کر لیں اور اگر فجر کی نماز کی جماعت شروع ہو چکی ہو تو جہاں جماعت ہو رہی ہو اس جگہ سے دور کسی کوٹنے یا آڑ میں ادا کریں، جماعت شروع ہو جانے کے بعد صفوں میں یا ان صفوں کے پیچھے بغیر کسی حائل کے سنتیں ادا کرنا کراہت سے خالی نہیں۔ (ماخذ احسن الفتاویٰ ج، 3، ص، 460)

ردالمحتار 57/2

والحاصل أن السنة في سنة الفجر أن يأتي بها في بيته، وإلا فإن كان عند باب المسجد مكان صلاها فيه، وإلا صلاها في الشوي أو الصيفي إن كان للمسجد موضعان، وإلا فخلق الصفوف عند سارية، لكن فيها إذا كان للمسجد موضعان والإمام في أحدهما، ذكر في المحيط أنه قيل لا يكره لعدم مخالفة القوم، وقيل يكره لأنها كمكان واحد.



والله اعلم بالصواب

عبد الباقی شاہ عفی عنہ

کتبہ: عماد یاسر شاہ عفی عنہ

دار الافتاء: صادق آباد

یکم / ذی الحجہ 1439ھ بمطابق 13 / اگست 2018ء

دستخط: مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

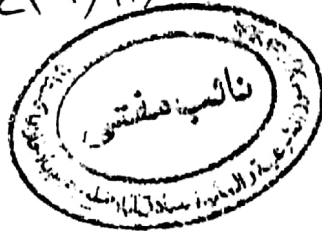
الجواب صحیح
محرر 13-12-1439ھ



دستخط: مفتی احسن عزیز صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
عکلم عفی عنہ
انبار

1439/12/11ھ



دستخط: مفتی طارق بشیر صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
طارق بشیر عفی عنہ
13-12-1439ھ



نوٹ: اسے جواب سوال کے مطابق ہے۔ رحمت سوال کی ذمہ داری منتقل ہے۔

سوال: اگر کسی بھی قانونی یا شرعی مسئلہ کی صورت میں کسی بھی قسم کا مدد مانگیں اور ذمہ داری فریق بنے گا۔

